١٣١٥هـ

الصمصام

على مشكك في آية علوم الأرحام

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۱۶۷	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۶

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ

الصمصام علیٰ مشکک فی آیۃ علوم الارحام

۱۳۱۵

(کاٹنے والی تلوار اس شخص کی گردن پر جو علوم ارحام سے تعلق رکھنے والی آیتوں میں شک ڈالنے والا ہے)

www.alahazratnetwork.org

مسئلہ ۲۵۸: از عظیم آباد پٹنہ محلہ لودی کٹرہ مرسلہ مولانا مولوی قاضی محمد عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی

نہم جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

حضرت اقدس قبلہ وکعبہ مدظلہ دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد التجا ہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندر ہفتہ مدلل ومکمل عقلی ونقلی طور پر لکھ کر ایک مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے، عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے ہے یا اناث سے، حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہو جاتا ہے اور پتا ملتا ہے۔

کمترین خادمان

عبدالوحید حنفی الفردوسی منتظم تحفہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فتوٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لایخفٰی علیہ شیءٌ فی الارض ولا فی السماء ھو الذی یصوّرکم فی الارحام کیف یشاء، والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء، الآتی بکتاب مبین فیہ رحمۃٌ و شفاءٌ وماحظّ الکٰفرین منہ الانقمۃ وشقاء وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ البررۃ الاتقیاء، الذین ھم فی بطون امھاتھم سعداء ماجنّ جنینٌ فی ظلمٰتٍ ثلٰثٍ بین غشاء وغطاء، اٰمین!

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ وہی ہے جو تمہاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسے چاہے، اور درود و سلام ہو خاتم الانبیاء پر جو روشن کتاب لے کر تشریف لانے والے ہیں، جس میں رحمت و شفا ہے، کافروں کا اس سے سوائے انتقام اور بدبختی کے کچھ حصہ نہیں، اور آپ کے آل و اصحاب پر جو نیک اور متقی ہیں، اور وہ ماؤں کے پیٹوں میں سعادتمند ہوئے، جبکہ جنین تین تاریکیوں میں پردے اور اندھیرے کے درمیان پوشیدہ رہے۔ آمین! (ت)

www.alahazratnetwork.org

مولٰینا حامیِ سُنّت ماحیِ بدعت اکرمکم اللہ تعالٰی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالٰی جل وعلا سورۂ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتا ہے:

ان اللہ لایخفٰی علیہ شیءٌ فی الارض ولا فی السماء ○ ھو الذی یصوّرکم فی الارحام کیف یشاء ط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ○[1]

بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں، وہی ہے جو تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے، کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی زبردست حکمت والا۔

سورۂ رعد شریف میں فرماتا ہے:

اللہ یعلم ما تحمل کل انثٰی

اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۵ و ۶

وما تغیض الارحام وما تزداد ط وکل شیٔ عندہ بمقدار ○ عٰلم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال ○[1]

اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور جتنے پھیلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے جاننے والا نہاں وعیاں کا سب سے بڑا بلندی والا۔

سورۂ حج شریف میں فرماتا ہے:

ونقر فی الارحام ما نشاء الٰی اجل مسمّی[2]

اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک مقرر وعدے تک۔

سورۂ لقمان شریف میں فرماتا ہے:

ان اللہ عندہ علم الساعۃ ج ویُنزل الغیث ج ویعلم ما فی الارحام ط وما تدری نفس ماذا تکسب غدا ط وما تدری نفس بای ارض تموت ط ان اللہ علیم خبیر[3]

بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو اپنی خبر نہیں کہ کہاں مرے گا بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اور سورۂ ملٰئکہ شریف میں فرماتا ہے:

واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم ازواجا ط وما تحمل من انثٰی ولا تضع الا بعلمہ ط وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتٰب ط ان ذٰلک علی اللہ یسیر[4] ○

اللہ نے بنایا تمھیں مٹی سے پھر منی سے پھر کیا تمھیں جوڑے جوڑے اور نہیں گابھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنے مگر اس کے علم سے اور نہ کوئی عمر والا عمر دیا جائے اور نہ گھٹایا جائے اس کی عمر سے مگر یہ سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے۔

سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا ہے:

الیہ یرد علم الساعۃ ط

اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا

---

[1] القرآن الکریم ۱۳/ ۸ و ۹
[2] القرآن الکریم ۲۲/ ۵
[3] " " ۳۱/ ۳۴
[4] " " ۳۵/ ۱۱

وما تخرج من ثمرٰتٍ من اکمامھا وما تحمل من انثٰی ولا تضع الا بعلمہٖ[1]

اور نہیں نکلتا کوئی پھل اپنے غلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے۔

اور سورۂ والنجم شریف میں فرماتا ہے:

ھو اعلم بکم اذ انشأکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھٰتکم فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقٰی[2]

اللہ خوب جانتا ہے تمھیں جب اس نے بنایا تم کو زمین سے اور جب تم چھپے ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں، تو آپ اپنی جان کو ستھرا نہ کہو، اسے خوب خبر ہے کون پرہیزگار ہوا۔

آیاتِ کریمہ میں مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی اپنے بے پایاں علوم کے بیشمار اقسام سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرماتا ہے کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال پیٹ رہتے وقت اور اس سے پہلے اور پیدا ہوتے اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے جتنی عمر پائے گا جو کچھ کام کرے گا جب تک پیٹ میں رہے گا، اس کا اندرونی بیرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا جو دیا جائے گا ہر رونگٹا جو مقدار مساحت وزن پائے گا۔ بچے کی لاغری فربہی غذا، حرکت خفیفہ زائدہ، انبساط انقباض اور زیادت وقلتِ خون، طمث وحصول فضلات وہوا ورطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اُسے معلوم ہے ان میں کہیں نہ تخصیص ذکورت وانوثت کا ذکر نہ مطلق علم کی نفی وحصر، تو یہ مہمل ومختل اعتراض پادر ہوا کہ بعض پادریان پادر بند ہوا کی تازہ گھڑت ہے اس کا اصل منشا معنی آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ ودانستہ کلامِ الٰہی پر افترا وتہمت ہے۔ قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کر سکتا کہ نر ہے یا مادہ۔ اگر کہیں ایسا فرمایا ہو تو نشان دو۔ اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدابیر سے بعض اشخاص نے بعد جہل طویل وعجز مدید کے بعض آلات بیجان کا فقیر ومحتاج ہو کر اس فانی وزائل بے اصل بے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم وقدرت سے (کہ وہ بھی اسی بارگاہِ علیم وقدیر سے حصہ رسد چند روز سے چند روز کے لئے پائے

---

[1] القرآن الکریم ۴۱/۴۷

[2] " " ۵۳/۳۲

اور اب بھی اسی کے قبضہ واقتدار میں ہیں کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کرلیا تو یہ آیاتِ کریمہ کے کس حرف کا خلاف ہوا، وہ خود فرماتا ہے:

یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولایحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء[1] — اللہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے۔

تمام جہان میں روزِ اول سے ابدالآباد تک جس نے جو کچھ جانا یا جانے گا سب اسی کے الا بما شاء کے استثناء میں داخل ہے جس کے لاکھوں کروڑوں سر بفلک کشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل و ذلیل و بیمقدار ذرہ یہ آلہ بھی ہے، ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گزشتہ و آئندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ یعلم ما فی الارحام میں ہے کہ اللہ تعالٰی جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے بعینہٖ وہی صیغہ یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم میں ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا۔ جب ان بے شمار علوم تاریخی و آسمانی ملنے میں کسی عاقل منصف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف نہ ہوا نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث اس آیۂ کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا تو اب ایک ذرا سی آلیا نکال کر اس آیت کا کیا بگاڑ متصور ہوسکتا ہے، ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یا انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثم اقول وباللہ التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی سے ہے۔ ت) مفصلاً حق واضح کو واضح تر کروں۔ **اصل** یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزت عزّ وجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے:

اوّل علم کا ذاتی ہونا کہ بذاتِ خود بے عطائے غیر ہو۔

دوم علم کا غنا کہ کسی آلہ و جارحہ و تدبیر و فکر و نظر و التفات و انفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم علم کا سرمدی ہونا کہ ازلاً ابداً ہو۔

چہارم علم کا وجوب کہ کبھی کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔

پنجم علم کا ثبات و استمرار کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر و تبدل فرق تفاوت کا امکان نہ ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۵

ششم علم کا اقصٰی غایات کمالات پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔

ان چھ وجہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص اور اس کے غیر سے قطعاً مطلقاً منفی یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقیناً اجماعاً کافر مشرک ہے۔ ان تمام وجوہ کی طرف آیات کریمہ میں باطلاق کلمہ یعلم اشارہ فرمایا کہ یہاں علم کو مطلق رکھا اور مطلق فرد کامل کی طرف منصرف اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقہ وہی ہے جو ان وجوہ ستہ کا جامع ہو اسی لحاظ پر ہے وہ جو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا[1]

جس دن اللہ عزوجل رسولوں کو جمع کرکے فرمائیگا تمھیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔

کفار کے پاس ان محبوبان خدا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم کا تشریف لانا ہدایت فرمانا ان ملاعنہ کا تکذیب وانکار واصرار واستکبار وبیہودہ گفتار سے پیش آنا کسے نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے لاعلم لنا ہمیں اصلاً علم نہیں، لانفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیقۃ علم اسی کا نام ہے اصلاً اس کا کوئی فرد ہمیں حاصل نہیں، حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کرکے حقیقت عرفیہ یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے خواہ بالذات ہو یا بالغیر ہو غنی ہو یا محتاج سرمدی ہو یا حادث ابدی ہو یا فانی واجب ہو یا ممکن ثابت ہو یا متغیر تام ہو یا ناقص بالکنہ ہو یا بالوجہ بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عظمۃ نہیں، نہ معاذ اللہ قرآن عظیم نے ہرگز کہیں اس کا دعوٰی کیا بلکہ جس طرح معنٰی اوّل کا غیر کے لئے اثبات کفر ہے اس معنے کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل وشرائع وعقل ونقل وحس سب کی تکذیب ہوگی قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ ثابت فرمائے اور ان کے عطا سے منت رکھی۔

---

[1] القرآن الکریم ۵/۱۰۹

○ قال تعالیٰ وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما۔[1]

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور سکھا دیا اللہ نے تجھے اے نبی! جو تجھے معلوم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے۔

○ وبشروه بغلم عليم۔[2]

اور فرشتوں نے ابراہیم کو مژدہ دیا علم والے لڑکے کا۔

○ وانه لذو علم لما علمنٰه۔[3]

اور بیشک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم عطا فرمانے سے۔

○ وعلم اٰدم الاسماء كلها۔[4]

سکھا دیئے آدم کو سب نام۔

○ واذكر عبٰدنا ابراهيم واسحٰق ويعقوب اولى الايدى والابصار۔[5]

اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم و اسحٰق و یعقوب قدرت والوں اور علم والوں کو۔

○ يرفع الله الذين اٰمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجٰت۔[6]

بلند کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو جنھیں علم عطا ہوا درجوں میں۔

www.alahazratnetwork.org

بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے:

○ الرحمٰن ○ علم القراٰن ○ خلق الانسان ○ علمه البيان۔[7]

رحمان نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، اسے بتایا بیان۔

○ علم الانسان مالم يعلم۔[8]

سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔

○ والله اخرجكم من بطون امهٰتكم لاتعلمون شيئا وجعل لكم السمع والابصار والافئدة لعلكم تشكرون۔[9]

اللہ نے نکالا تمھیں ماں کے پیٹ سے نرے ناداں اور دیئے تمھیں کان اور آنکھیں اور دل شاید تم حق مانو۔

---

[1] القرآن الکریم ۴/۱۱۳
[2] القرآن الکریم ۵۱/۲۸
[3] " " ۱۲/۶۸
[4] " " ۲/۳۱
[5] " " ۳۸/۴۵
[6] " " ۵۸/۱۱
[7] " " ۵۵/۱تا۴
[8] " " ۹۶/۵
[9] " " ۱۶/۷۸

بلکہ عام تر فرماتا ہے:

○ الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السمٰوٰت والارض والطیر صفّٰت ط کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ ط واللہ علیم بما یفعلون ۝[1]

کیا تُو نے نہ دیکھا کہ اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں اور پرندے پر باندھے سب نے جان لی ہے اپنی اپنی نماز و تسبیح، اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ بایں معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب، اور یہ وجہ ہفتم حصر و تخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات و ممکنات و مفہومات و ذوات و صفات و نسب و اضافات و واقعیات و موہومات غرض ہر شئی و مفہوم کو علم کا عام و تام و محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نامتناہی نامتناہی نامتناہی علوم معًا حاصل ہوں جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو جسے فرماتا ہے:

وانّ اللہ قد احاط بکل شئ علما ۝[2]

بیشک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

اور فرماتا ہے:

عٰلم الغیب ج لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السمٰوٰت ولا فی الارض ولا اصغر من ذٰلک ولا اکبر الا فی کتٰب مبین ۝[3]

جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرّہ بھر چیز آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب ایک روشن کتاب میں ہے۔

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر و ضلال کما بیّنّاہ فی رسالتنا "مقامع الحدید علٰی خد المنطق الجدید" (جیسا کہ ہم نے اس کو اپنے رسالہ "مقامع الحدید علٰی خد المنطق الجدید" میں بیان کر دیا ہے۔ ت) مانحن فیہ میں مولٰی سبحانہ وتعالٰی نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل انثٰی میں کلمہ کل اور ما تحمل من انثٰی

---

[1] القرآن الکریم ۲۴/ ۴۱
[2] " " ۶۵/ ۱۲
[3] " " ۳۴/ ۳

میں نکرۂ منفیہ پھر تاکید بہ من اور ما فی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے، وعلٰی ہٰذا القیاس۔ اب آلۂ محدثہ کی طرف چلئے، فقیر اس پر مطلع نہ ہوا، نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا، ظاہر ایسی صورت میسّر نہیں کہ جنین رحم میں بحال وفی ظلمٰت ثلٰث[1] تین اندھیریوں میں رہے اور بذریعۂ آلہ مشہود ہوجائے اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد علوق فم رحم سخت منضم ہوجاتا ہے جس میں میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ وتار میں جنین محبوس ہوتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ خود اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنین جس میں اس کا فضلۂ عرق جمع ہوتا ہے اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمّٰی بہ غشائے لفافی جس میں فضلۂ بول مجتمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلافِ اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں، ایسی حالتوں میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے، تو ظاہراً آلے کا محصّل صرف بعض علامات وامارات ممیزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جن سے ذکورت وانوثت کا قیاس ہوسکے، جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربیات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں، اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے دہنی یا بائیں طرف جنین کا بیشتر جنبش، یا حاملہ کی پستانِ راست یا چپ کے حجم میں افزائش، یا سرہائے پستان میں سُرخی یا ادواہٹ آنا، یا رنگ رُوئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا، یا حرکاتِ زن میں خفت یا ثقل پانا، یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیاض غالب رہنی، یا عورت کے خلافِ عادت بعض اطعمۂ جیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی، یا پشم کبود میں زراندود مدقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزۂ دہن کا امتحان کہ شیریں ہوا یا تلخ، الی غیر ذٰلک مما یعرفہ اھل الفن ولکل شروط یراعیھا البصیر فیصیب الظن (اس کے علاوہ جس کو اہل فن جانتا ہے اور عقلمند تمام شرائط کو ملحوظ رکھتا ہے تو گمان درست ہوتا ہے۔ ت)

اور عجائب صنع الٰہی جلّت حکمتہ سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہوجاتا ہو مثلاً بذریعہ قوا سر پانچوں حجابوں[عہ] میں بقدر حاجت کچھ توسیع وتفریج دے کر

عہ ہر سہ غشاہائے مذکورہ وفوق انہا زیر وبالا دو طبقۂ زہدان بر ہمدگر غلاف است ۱۲

تین مذکورہ پردے اور ان پر اوپر نیچے دو طبقے زہد کے ایک دوسرے پر غلاف ہیں ۱۲ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۳۹/ ۶

روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیۂ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعۂ بصریہ کو حسب قاعدۂ معروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین تک لے جائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلۂ نظر سے محجوب و مستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملا و غلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کو وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے یوں ہی جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب میں کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے، ولہذا فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے جب کبھی موامرات زیجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدۂ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے بھی زائد پایا ہے جو طرفین طلوع و غروب میں تفاوت افقین حسی و حقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلۂ انسانی و تفاضل نیم قطر فاصل میان حاجت و مرکز کا مقتضٰی ہے نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام و کمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع و مغرب میں نظر آتی ہے حالانکہ مخروط ظلی و شمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہے کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا۔ خیر کچھ بھی ہو ہم یہی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین با چناں و چنیں حجابات و کمیں مشہود ہو جاتے ہیں بہرحال آخر تمام منشا و مبنائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولٰی سبحٰنہ و تعالٰی کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ لا واللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا[1] کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ۔ ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا جو وجہ ہشتم عام و شامل میں ہے جس کا باری عزوجل سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر و ضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مالیخولیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مبنی ہی باطل و ملعون ہے اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عظمۃ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس کے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الٰہی کا خلاف ہو گیا یہ بھی اس علم الانسان مالم یعلم[2] (انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا)

---

[1] القرآن الکریم ۱۸/۵ [2] القرآن الکریم ۹۶/۵

کے ناپیدا کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا، دیکھو ابھی تمھیں آیت سنا چکا ہوں کہ اللہ نے تمھیں نکالا ماں کے پیٹ سے نرے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمھیں عقل و ہوش و چشم و گوش دیئے کہ اس کا حق مانو، تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے، اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمھیں اُن سات وجوہِ مخصوصہ بحضرت باری عزوجل سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدتر جنون ہے۔ کیا یہ علم تمھارا ذاتی ہے عطائے الٰہی سے نہیں؟ اہل کتاب کہلاتے ہو شاید ایسا خدائی دعوٰی تو نہ کرو۔ ابھی چند روز ہوئے تم اس کے سے جاہل تھے اللہ عزوجل نے تمھیں تمھاری بساط کے لائق عقل دی، ریاضی سکھائی، دنیا کمانے کی راہ بتائی، تمھارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا، آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے جن کے ذریعہ سے کام کرسکو، جس چیز کا کوئی آلہ بناؤ اور جس چیز پر اسے استعمال میں لاؤ انھیں تمھارے لئے مسخر کیا اسباب مہیا کرکے تمھارے دل میں اس کا خیال ڈالا پھر تمھارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنایا اور اس کا بننا تمھارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے علم سے بنالیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور حلقہ بگوش اور مسبب و خالق و عالم و قادر حقیقی سے غافل و بیہوش ہیں کذٰلک یطبع اللہ علٰی کل قلب متکبر جبار[1] (اللہ تعالیٰ یونہی مُہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ ت) جیسے قارون ملعون جسے اللہ عزوجل نے بے شمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے کہا گیا احسن کما احسن اللہ الیک[2] بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی، تو کافر کیا بکتا ہے انما اوتیتہ علٰی علم عندی[3] یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلا دیکھا کس مزے کا چکھا:

فخسفنا بہ و بدارہ الارض[4] فما کان لہ من فئۃ ینصرونہ من دون اللہ و ما کان من المنتصرین[5]

دھنسا دیا ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے کچھ یار کہ اُسے بچالیتے اللہ کی گرفت سے اور نہ وہ مدد لاسکا۔

اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود بدیہی کہ ایک بے جان آلے کی بودگی پر ہے جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵
[2] القرآن الکریم ۲۸/ ۷۷
[3] " " ۲۸/ ۷۸
[4] " " ۲۸/ ۸۱

کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس میڈیم ہے یا باوا لوگ، ازلی ابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہو۔ ازلی بڑی چیز ہے ایام حمل ہی میں مدتوں اپنے جہل وعجز کا اقرار کرنا پڑے گا جب تک نطفہ صورت نہ پکڑے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے، ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نر نظر آتا ہے یا مادہ۔ کیا تمہارا علم ثابت و ناقابل نقصان و زیادت ہے استغفر اللہ قبل مشاہدہ کی حالت کو مشاہدۂ اجمالی، مشاہدۂ اجمالی کو نظر تفصیلی، نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تصریح عملی سے ملاؤ۔ حالتِ التفات و ذہول کا فرق دیکھو پھر طریان نسیان تو سرے سے ارتفاع ہے۔ کیا تمہارا علم کامل ہے، حاشا للہ اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں مثلاً اس کے بدن کا کوئی ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض کئے جا سکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرے کا اس ہر نقطہ ارضی و سماوی و شرقی و غربی و جنوبی و شمالی و نزدیک و دور و موجود و حال و ماضی و استقبال سے بعد بتاؤ یہ لاتعد و لاتحصٰی خطوط جو ہر نقطۂ جسم جنین سے تمام نقاط عالم تک نکل کر بیحد و بیشمار زاویے بناتے آئے ہر زاویے کی مقدار بولو، نہ سہی یہی بتا دو کتنے خطوط پیدا ہوں گے، نہ سہی یہی کہہ دو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے، نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانے جائیں گے اور جب یہ ادنیٰ علم جو علوم الٰہیہ متعلقہ بجنین کے کروڑہا کروڑ کے حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصے کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر و پادری اکٹھے ہو جاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویے تمام مقادیر گزشتہ و موجودہ و آئندہ تمام جن و بشر و حیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آنِ واحد میں معاً تفصیلاً ازلاً ابداً جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شمار یم سے ادنیٰ نم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزارہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد درکنار سب انھیں دو کلموں کی شرح میں داخل ہیں کہ یعلم ما فی الارحام جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے۔ تمہاری تنگ نظری کوتاہ فہمی دو لفظ دیکھ کر ایسے سستے سمجھ لئے کہ ایک آلے کی ناچیز و بے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے، ہاں نصب و اضافات کو جانے دو کہ نامتناہی ہیں معدود و محدود ہی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے کہ آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جورو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی میم صاحب کو پیٹ رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا اس میں کتنے حیوان منوی تھے

گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا، رحم میں کتنی دیر بعد کون سی خمل و نقرہ میں مستقر ہوا، جب سے اب تک کتنا خونِ حیض اس کے کام آیا، یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے کس کس کے جزء اور کتنے وزن کا فضلہ تھا وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی کھانے کے کتنی دیر بعد اس نے صورت نطفیہ اخذ کی تھی جب سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلہ پر اس کی وزن و مساحت و ہیأت میں کیا کیا اور کتنا کتنا تغیر ہوا، حوادث مذکورہ بالا کے باعث جب سے اب تک میم صاحبہ کی رحم شریف کے بار اور کتنی کتنی دیر کو اور کس کس قدر سمٹی پھیلی، بچہ کتنی دفعہ اور کس کس قدر اور کدھر کدھر کو پھر پھرایا، ہر جنبش پر وضع اعضا میں کیا کیا تغیر ہوا، یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے منٹ منٹ پر وضع و وزن و مساحت و مکان و حرکت و سکون و غذا و احوال جنین و رحم میں کیا کیا تغیرات ہوں گے، باوا لوگ رحم شریف میں کب تک بسیں گے، کس گھنٹے منٹ سکنڈ تھرڈ پر برآمد ہوں گے، پہلے کون سا عضو آگے بڑھائینگے اس وقت کتنے قریب کتنے دراز ہوں گے، دروازۂ برآمد کی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے، آسانی گزر کو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے، آپ کئی بار زور لگائیں گے، میم صاحبہ سے کتنے کرائیں گے، کون سی چیخ پر باہر آئیں گے، برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے، جی بچے تو کیا عمر پائیں گے، کہاں کہاں بسیں گے، کیا کیا کھائیں گے، کس کس سن میں لونڈے پڑھائیں گے، الی غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصی (اس کے علاوہ جن کی گنتی اور شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ت)۔

واللہ کہ تمام عالم کی تمام ماضی و موجود و مستقبل حملوں رحموں کے ایک ایک ذرہ احوال مذکورہ و غیر مذکورہ گزشتہ و موجودہ و آئندہ کو رب العزت عزوجل کا علم ازلاً ابداً معاً تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انھیں دو پاک کلمہ یعلم ما فی الارحام (جانتا ہے جو کچھ پیٹوں میں ہے۔ ت) کی شرح میں داخل۔ تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑوں حصوں سے ایک حصہ کا بھی ہزار واں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے مدعی نہ سہی ماضیہ و آتیہ کو بھی جانے دو صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو۔ کیا انھیں کو تمھارا علم عام ہے سبحان اللہ اولاً ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی گنتی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا۔ ثانیاً اچھا علم بالفعل سے بھی گزرو صرف بذریعۂ آلہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر کہ یہ علم نہ ہوا کھلا جہل و اقرار جہل ہوا، تاہم موجود حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر و وحش و سباع و بہائم و ہوام سب کے سب گابھ داخل، ذرا کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے

لگوا کر بتائیں تو کہ چیونٹی کے پیٹ میں کے انڈے ہیں اُن میں کتنی چیونٹیاں کتنے چیونٹے ہیں۔ ایک چیونٹی کیا خفاش کے سوا سب پرند اور نیز مچھلیاں، سانپ، گرگٹ، گوہ، ناکا، سقنقور وغیرہا لاکھوں میں داخل نہ تھے۔ **ثالثاً** اور اتروں فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آلے کے قابل ہیں۔ **رابعاً خامساً تا عاشراً** وغیرہ، اس سے بھی درگزروں فقط قابل آلہ بلکہ فقط انسان بلکہ فقط امریکا یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری فلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی فقط ایک ہی پیٹ بلکہ وہ بھی فقط اُسی وقت جب بچہ خوب بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جبکہ میم صاحبہ کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کلام کروں اب لو لاکھوں عموم کے دریا سمٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گھڑیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچہ کا آلہ تناسل داخل ہے کہ نرمادہ بتایا اور یعلم مافی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین کے دل و دماغ گردے شش سپرز مثانے تلخے امعا معدے رگ پٹھے عظم عضلے ایک ایک پرزے کا وزن مقدار مساحت طول عرض عمق فربہی لاغری کے اختلافات غرض سب حالات صحیح صحیح محقق مفصل نہ فقط شرابی کی زق زق یا اندھے کی اٹکل بیان کرو۔ اچھا جانے دو اندرونی اعضائے آلہ و آلہ پرست سب کورے کورہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ سہی۔ بولو میس میڈم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں ان کے سر پر کتنے بال ہیں ہر بال کا طول کس قدر عرض کتنا، عمق کس قدر، وزن کتنا، جلد میں سام کتنے ہیں، ہر سوراخ کے ابعاد ثلثہ کیا کیا ہیں، ان میں کتنے باہم ایک دوسرے سے $\frac{9}{12}$ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور ران اور پیر اور دونوں لب بالا چاروں لب زیرین وغیرہا جوڑوں وصلوں میں ہر ایک کا زاویہ کس حد و نہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کے درجے دقیقے ثانیے عاشرے وغیرہا تک پہنچتا ہے دس تجاویف[عہ] ظاہرہ میں طبعاً

عہ پنج در نصف بالا صماخین و منخرین و دہن و پنج در نصف زیریں ثقبۂ در قلہ جبل الزہرہ کہ سرہ و ناف نامند و سہ در دامان از انہا دو در ابرۃ الزہرہ کہ بطر و نوف خوانندہ یکے پائینش کہ مہبل گویند کہ پنجم فرجہ پسین ۱۲۔

عہ پانچ اوپر والے نصف میں، دو کانوں کے اندر، دو ناک کے اندر اور ایک منہ۔ اسی طرح پانچ نیچے والے نصف میں، جبل الزہرہ کے بالائی حصہ میں سوراخ جسے سرہ اور ناف کہا جاتا ہے اور تین اس کے دامان میں ہیں جن میں سے دو ابرۃ الزہرہ میں جن کا نام بطر اور نوف ہے اور نیچے کی طرف جسے مہبل کہتے ہیں اور پانچواں سوراخ پیچھے کی طرف ۱۲۔ (ت)

وقسراً کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ اس سے ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو تو قطعاً خارق ہو اور اس حد تک یقیناً تحمل کے قابل و لائق ہو تجاویف حاصلہ و تجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا تفرقہ ہے ۔۔۔ الی غیر ذٰلک من الاحوال الزاھرۃ فی السطوح الظاھرۃ (اس کے علاوہ روشن احوال، ظاہر سطحوں میں۔ت) یہ تمام تفاصیل تو یعلم ما فی الارحام کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی نہیں اسی کو بتادو۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین[1]

پھر اگر نہ بتاؤ اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن ہیں آدمی اور پہاڑ، تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔

بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص نظیر یہ ہوسکتی ہے کہ بادشاہِ تمام روئے زمین اپنی مدح کرے میں ہوں مالک خزائن عامرہ میں ہوں صاحبِ اموالِ متکاثرہ، میرے لئے ہیں بلاد وقرے کے محصول، پہاڑوں کے حاصل، صحراؤں کی کانیں، دریاؤں کے محاصل۔ یہ سُن کر ایک بے ادب گستاخ فقیر قلاش گداگر، بے معاش لنجھا، بولا، اندھا، ہیولیٰ چوتڑوں کے بل گھسٹتا بادشاہ ہی کے کسی گاؤں میں بادشاہ ہی کی رعیت سے ہاتھ پاؤں جوڑ کر بادشاہ ہی کے دیئے ہوئے مال سے ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے اور سرِ بازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تو اپنے ہی آپ کو مالک خزائن و اموال و محاصل معادن و بحار و جبال بتاتا تھا یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاپڑ بیل کر ہم نے بھی ایک کانی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزائن و محاصل بحار ہوئے یا نہیں مسلمانو نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو کیا اس اندھے کا ہلکا سا لقب مجنون نہ ہوگا کیا اس سے نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے کیا بادشاہ نے کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو، حاشر للہ سلطان نے تو جا بجا صاف فرما دیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطایائے عزیزہ انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے، ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہو، او مجنون اندھے! کیا یہ بھیک کی کوڑی لاکر تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطان ہوگیا یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال خزائن شاہی کے برابر ہوگیا

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۴

اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون بنا پر فرمان شاہی کی تکذیب کرتا اور قہر جبار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔ ہاں ہاں یہ پادری معترض اس اندھے سے بھی بہت بدتر حالت میں ہے اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں ان باتوں میں کانٹے کی تول برابر ہیں کہ دونوں مالک بالذات نہیں، دونوں مالک حقیقی نہیں، دونوں کی ملک مجازی حادث، دونوں کی ملک فانی زائل، دونوں حقیقت میں نرے محتاج، دونوں بے شمار خزانوں کے مجازاً بھی مالک نہیں، پھر اس کوڑی کو اس کے خزائن سے ایک نسبت ضرور کہ دونوں محدود اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے کچھ نسبت ضرور دے سکتے ہیں اگرچہ نسبت نما میں ہزار صفر لگا کر، بخلاف علم حقیقی خالق و علم اسمی مخلوق جن میں اصلاً کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی، وہ غنی یہ محتاج، وہ ازلی یہ حادث، وہ ابدی یہ فانی، وہ واجب یہ ممکن، وہ ثابت یہ متغیر، وہ کامل یہ ناقص، وہ محیط یہ قاصر، وہ ازلاً ابداً نامتناہی در نامتناہی در نامتناہی، یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود، پھر متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت بتا ہی نہیں سکتے کہ یہ اس کا فلاں حصہ ہے، بھلا اس اندھے کو تو ہر عاقل مجنون کہنا ان اندھوں کو کیا کہا جائے، یہ تو مجنون سے بھی کئی لاکھ درجے بدتر ہوئے، اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر، اس کی آنکھیں تو باقی ہیں اگرچہ بے نور ہیں، یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں، ہاں ہاں کون سی آنکھیں، یہ دو چتلی کوڑیاں نہیں خرد و خوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ جیسے کی، جنھیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور[1] — تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی نہیں وہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

والعیاذ باللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خیر کسی کافر سے کیا شکایت مجھے تو ان ناسمجھ مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو مہمل و بیمعنے شکوک و اہیہ سن کر متحیر ہوتے ہیں، سبحان اللہ اللہ اللہ اللہ کہاں اللہ رب السموٰت والارض عالم الغیب والشہادہ سبحٰنہ و تعالیٰ اور کہاں کوئی بے تمیز بونگا ہیولی ہیلنقہ ناپاک ناشستہ کھڑے ہو کر موتنے والا ع

ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

(دیکھا کہ تو نے کس سے قطع تعلق کیا اور کس کے ساتھ منسلک ہوا ہے۔ ت)

خدارا انصاف، وہ عقل کے دشمن، دین کے رہزن، جہنم کے کودن کہ ایک اور تین میں فرق نہ جانیں، ایک خدا کے تین مانیں، پھر ان تینوں کو ایک ہی جانیں، بے مثل بے کفو کے لئے جورو بتائیں، بیٹا ٹھہرائیں، اسکی

---

[1] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۶

پاک باندی ستھری کنواری پاکیزہ بتول مریم پر ایک بڑھئی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں پھر خاوند کی حیات خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ ہو اسے دوسرے کا گائیں، خدا کا بیٹا ٹھہرا کر ادھر کافروں کے ہاتھ سے سولی دلوائیں، ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر درد رچبائیں، شراب ناپاک کو اس پاک معصوم کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں، دنیا یوں گزری اُدھر موت کے بعد کفارے کو اسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں، لعنتی کہیں ملعون بنائیں، اے سبحان اللہ اچھا خدا جسے سولی دی جائے، عجب خدا جسے دوزخ جلائے۔ طرفہ خدا جس پر لعنت آئے جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا جائے، اے سبحان اللہ باپ کی خدائی اور بیٹے کو سولی، باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولی، باپ کی جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ، سرکشوں کو چھٹی بے گناہ پر آگ، امتی ناجی رسول ملعون، معبود پر لعنت بندے مامون۔ تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خون چکھیں اسی کے گوشت پر دانت رکھیں، اُف اُف وہ گندے جو انبیاء و رسل پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار بھی جن سے گھن کھائیں سخت فحش بیہودہ کلام گھڑیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر پڑھیں، زہ زہ بندگی خرخر تعظیم پہ پہ تہذیب قہ قہ تعلیم (مثال کے لئے دیکھو بائبل پرانا عہد نامہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۳ ورس ۱۵ تا ۱۸ [1]) خدا کا معاذ اللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے مقربوں کے لئے اسے چن رکھا کہ کھائیں اور مستائیں۔ ایضاً کتاب پیدائش باب ۱۹ ورس ۳۰ تا ۳۸ [2] سیدنا لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاذ اللہ اپنی دختروں سے

---

[1] وہ عبارت یہ ہے (۱۵) اس دن ایسا ہوگا کہ صور کسی بادشاہ ایام کے مطابق ستر برس تک فراموش ہو جائیں گی، اور ستر برس کے پیچھے صور کو چھنال کے مانند گیت گانے کی نوبت ہوگی۔ (۱۶) او چھنال جو کہ فراموش ہو گئی ہے بربط اٹھا لے اور شہر میں پھر اکر تار کو خوب چھیڑ اور بہت سی غزلیں گا تا کہ تجھے یاد کریں (۱۷) کیونکہ ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئے گا اور پھر وہ خرچی کے لئے جائے گی اور روئے زمین کی ساری مملکتوں سے زنا کرے گی (۱۸) لیکن اس کی تجارت اور اس کی خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی اس کا مال ذخیرہ نہ کیا جائے گا اور رکھ چھوڑا جائے گا بلکہ اس کی تجارت کا حاصل ان کے لئے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہیں کہ کھا کے سیر ہوں اور نفیس پوشاک پہنیں۔

[2] (۳۰) لوط اپنی دونوں بیٹیوں سمیت پہاڑ پر جا رہا (۳۱) پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا (۳۲) آؤ ہم باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوں (۳۳) پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

زنا کرنا بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ ایضاً کتاب دوم اشمویل نبی باب ۱۱ ورس ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جورو کو ننگی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذ اللہ اس سے زنا کر کے پیٹ رکھانا، ایضاً کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ ورس یکم تا ۲۱ معاذ اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

(۳۴) دوسرے روز پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا دیکھ کل رات میں اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کے اس سے ہم بستر ہو (۳۵) سو اس رات چھوٹی اس سے ہمبستر ہوئی (۳۶) سو لڑکی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں (۳۷) اور بڑی ایک بیٹا جنی اس کا نام موآب رکھا وہ موآبیوں کا جو اب تک ہیں باپ ہو (۳۸) اور چھوٹی بھی ایک بیٹا جنی اس کا نام بنی عمی رکھا وہ بنی عمون کا جو اب تک ہیں باپ ہو اھ مختصراً ۱۲۔

عہ (۲) ایک دن شام کو داؤد چھت پر ٹہلنے لگا وہاں سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی (۳) تب داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے آدمی بھیجے انھوں نے کہا حتی اوریاہ کی جورو (۴) داؤد نے لوگ بھیج کے اس عورت کو بلا لیا اور اس سے ہمبستر ہوا وہ اپنے گھر چلی گئی (۵) اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں اھ مختصراً۔

عہ (۱) خداوند کا کلام مجھے پہنچا اس نے کہا (۲) اے آدم زاد! دو عورتیں تھیں جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئیں (۳) انھوں نے مصر میں زنا کاری کی وے اپنی جوانی میں یار باز ہوئیں وہاں ان کی چھاتیاں ملی گئیں ان کی بکر کے پستان چھوئے گئے (۴) ان میں بڑی کا نام اہولہ اور اس کی بہن اہولیبہ اور وے میری جورواں ہوئیں (۵) اہولیبہ جن دنوں میں میری تھی چھنالا کرنے لگی اور اسوریوں پر عاشق ہو گئی (۶) وے سرلشکر اور حاکمان تھے دلپسند جوان ارغوانی پوشاک (۷) اس نے ان سب کے ساتھ چھنالہ کیا (۸) اس نے ہرگز اس زنا کاری کو جو اس نے مصر میں کی تھی نہ چھوڑا کیونکہ انھوں نے اس کی بکر کی پستانوں کو ملا تھا اور اپنی زنا اس پر انڈیلی تھی (۹) اس لئے میں نے اس کے یاروں کے ہاتھ میں ہاں اسوریوں کے ہاتھ میں جن پر وہ مرتی تھی کر دیا (۱۰) انھوں نے اس کو بے ستر کیا (۱۱) اس کی بہن اہولیبہ نے یہ سب کچھ دیکھا پر وہ شہوت پرستی میں اس سے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

خدا کی دو جوروں کا قصہ اور سخت شرمناک الفاظ میں ان کی بیحد زناکاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہد نامہ پولس رسول کا خط کلیسیوں کو باب ۳ درس ۱۳ انصاری کے یسوع مسیح مصنوع کا ملعون ہونا الی غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصے۔

اٰمنّا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم	ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف
واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب	اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و
والاسباط وما اوتی موسیٰ	یعقوب اور ان کی اولاد پر، اور جو عطا کئے گئے
وعیسیٰ وما اوتی النبیون	موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء
من ربھم لا نفرق بین	اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بدتر ہوئی، اس نے اپنی بہن کی زناکاری سے زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہ بنی اسور جو اس کے ہمسایہ تھے جو بھڑکیلی پوشاک پہنتے اور گھوڑوں پر چڑھتے اور دل پسند جوان تھے، عاشق ہوئی (۱۳) اور میں نے دیکھا کہ وہ بھی ناپاک ہوگئی (۱۴) بلکہ اس نے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اس نے دیوار پر مردوں کی صورتیں دیکھیں کسدیوں کی تصویریں شنگرف سے کھچی تھیں (۱۵) کمروں پر پٹکے کسے سروں پر اچھی رنگین پگڑیاں (۱۶) تب دیکھتے ہی وہ ان پر مرنے لگی اور قاصدوں کو ان کے پاس بھیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے اس پاس آ کے عشق کے بستر پر چڑھے اور انھوں نے اس سے زنا کر کے اسے آلودہ کیا اور جب وہ ان سے ناپاک ہوئی تو اس کا جی ان سے بھر گیا (۱۸) تب اس کی زناکاری علانیہ ہوئی اور اس کی برہنگی بے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اس کی بہن سے ہٹ گیا تھا ویسا میرا دل اس سے بھی ہٹا (۱۹) تسپر بھی اس نے اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کر کے جب وہ مصر کی زمین میں چھنالا کرتی تھی زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پھر اپنے ان یاروں پر مرنے لگی جن کا بدن گدھوں کا سا بدن اور جن کا انزال گھوڑوں کا سا انزال تھا (۲۱) اس طرح تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جس وقت مصری تیری جوانی کے پستانوں کے سبب تیری چھاتیاں ملتے تھے یاد دلائی اھ ملخصاً۔

ع۲ مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکا دیا گیا سو لعنتی ہے ۱۲۔

احد منھم[1] ونحن لہ مسلمون[1]

ہیں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (ت)

الالعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ الذین یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا وھم بالاٰخرۃ ھم کٰفرون[2]

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ (ت)

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون[3]

وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (ت)

فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون[4]

تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ ان کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں، تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

اللہ اللہ یہ قوم یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ یہ لوگ جنھیں عقل سے لاگ جنھیں جنون کا روگ، یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (بیشک ہم اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالٰی کی توفیق سے جو بلندی وعظمت والا ہے۔ ت) یہ پہلی اپنی ساختہ بائبل تو سنبھالیں قاہر اعتراض باہر ایراد اس پر سے اٹھالیں، انگریزی میں ایک مثل کیا خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو یعنی رب جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمھاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے، مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حجارۃ من سجیل (کنکر کا پتھر۔ ت) کا سماں کعصف ماکول (کھائی ہوئی کھیتی۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۳۶

[2] " " ۱۱/ ۱۸ و ۱۹

[3] " " ۱۰/ ۶۹

[4] " " ۲/ ۷۹

کا مزہ چکھا دے گا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] ۝ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علی خاتم النبیین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ اور ہماری دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ اور درود وسلام ہو آخری نبی پر جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفٰے ہیں اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔ آمین! (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ
الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام
ختم ہوا

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷